B.A Part 3rd Paper 5th ①

Urdu "Hon"

Dr. Shahnaj Ara
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D. college

غزوۂ احد

شہر مدینہ سے شمال میں تقریباً تین میل کے فاصلے پر احد نامی ایک پہاڑی ہے رسول اکرم ﷺ کے ہجرت کے تیسرے سال اس پہاڑی کے دامن میں بڑی شدید جنگ ہوئی۔ پہلے معرکہ میں مسلمان فتحیاب ہوئے لیکن دوسری جھڑپ میں انہیں بہت نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ تاریخ اسلام میں اسکی تفصیل کچھ یوں بیان کی جاتی ہے۔

بدر میں قریش کو اپنی عبرتناک شکست ہوئی تھی۔ جو کچھ ان کے وہم گمان میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ بالفاظ دیگر انکی طاقت اور وقار کا جنازہ نکل گیا اور انکا سارا گھمنڈ اور غرور خاک میں مل گیا تھا۔ شکست سے زیادہ بدنامی نے انہیں کہیں کا نہ رکھا تھا۔ بڑے بڑے جنگجو سورما اور نامی گرامی سردار سب کے سب مارے جاچکے تھے۔ اور جنہیں قتل کیا گیا تھا ان کے وارثین ابوسفیان سے مطالبہ کر رہے تھے کہ مسلمانوں سے جلد از جلد انتقام لیا جائے اور قریش کی شان بحال کیا جائے۔

جنگ کی تیاری! ابوسفیان اب مکہ کا حاکم تھا۔ وہ خود بدری اس

سے آگ میں جل رہا تھا۔ اور جلد از جلد اس کلنک کے ٹیکے کو قریش کی پیشانی سے
دور کرنا چاہتا تھا۔ اس کے لئے اس نے ایک باوقار اور طاقتور فوج تیار کی
اسی دوران ملک شام سے تجارت میں اسی قافلہ کو بے پناہ منافع ہوا
تھا۔ وہ سب کا سب جنگ کی تیاری میں خرچ پر آمادہ ہو گیا تھا

ہجرت کے تیسرے سال اس کی فوج نے تمام سامان حرب
سے لیس ہو کر مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ شہر مدینہ سے تقریباً تین میل دور
مذکورہ احد پہاڑی ہے۔ ابو سفیان کی فوج نے اسی پہاڑی کے قریب
اپنے جھنڈے گاڑ کر خیمہ زن ہو گئے۔ اس طاقتور فوج میں تین (۳
علم یعنی جھنڈے تھے۔ فوجی جوانوں کی تعداد تین ہزار تھی۔ جن
میں دو سو کے سوا باقی سب مکہ کے رہنے والے تھے ان میں سات سو آدمی
زرہ پوش تھے۔ جنگی گھوڑوں کی تعداد دو سو اور اونٹوں کی تعداد تین ہزار تھی
اور سامان جنگ کا تو کوئی حساب ہی نہیں تھا۔ گویا کہ دشمنان اسلام
کی فوج کی تعداد ―――

Shahujara.